(۱۴)

ابدی زندگی پر حسرتیں!

ابوعبداللہ

(ہمارا عزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم اللہ،الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ

انسان کوغفلت ومعصیت کے بھنور سے نکالنے کیلئے پروردگار نے انسان کواخروی زندگی میں پیش آنے والے شدید حسرت وافسوس کے مقامات کواُس وقت کے رونما ہونے سے قبل ہی کھول دیا ہے تا کہ انسان ابدی ہلاکت سے بچ جائے۔

کیفیات کاادراک: اخروی حسرتوں کی شدت اورحقیقت کیا ہے؟ اسکا اندازہ عام طور پر باتوں سے نہیں ہو پاتا جب تک کسی کوان سے واسطہ نہ پڑے۔ بیان کردہ آیاتِ حسرت سے عبرت پکڑنے کیلئے دنیا میں آنے والے مقاماتِ افسوس کو ذہن نشین رکھنا ضروری ہے جیسے: کسی عزیز کی موت، شدید بیماری، حادثہ، کوئی بڑا نقصان...... وغیرہ۔ قرآن میں دنیوی نقصان پر کم ہی حسرتیں بیان ہوئی ہیں، لیکن اخروی خسارہ سے بچانے کیلئے حقائق کھول کھول کر بیان کردیے گئے ہیں جوکہ خالق کی اپنی مخلوق سے شفقت ومحبت کا اظہار بھی ہے۔ انہیں آیات میں سے چند آیات پیش خدمت ہیں جنہیں گاہے بگاہے ذہن نشین کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

(ا)۔**بُری زندگی پرحسرت!** بروز قیامت بُرائی کی راہ پرگامزن انسان یوں آرزو کرے گا:

﴿ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ ﴾ (آل عمران:30)

''جس دن ہرنفس اپنے کیئے ہوئے عمل کی نیکی کوموجود پائے گااورعمل کی برائی کوبھی،تو آرزوکرے گا کہ اے کاش اُس میں اوراس کی برائی میں دورکی مسافت ہوجائے۔اوراللہ تمھیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے،اوراللہ اپنے بندوں پرنہایت مہربان ہے۔''

یعنی اُس دن توانسان اپنے اور برائی کے مابین دوری کی آرزوکرے گالیکن اس زندگی میں برائی کے قریب رہنا پسند کرتا ہے۔ضرورت اس بات کی ہے کہ آج بھی شرک سمیت دیگرتمام برائیوں سے شدید نفرت کی جائے اوران سے کوسوں دوررہا جائے۔!

(۲)۔کاش میں مسلمان ہوتا! جس دن انسان یہ آرزو کرے گا کہ کاش میں مسلمان ہوتا (صرف نام سے نہیں بلکہ واقعتاً تسلیم کرنے والا ہوتا):

﴿رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ○ ذَرْهُمْ یَاْکُلُوْا وَ یَتَمَتَّعُوْا وَ یُلْهِهِمُ الْاَمَلُ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ○﴾ (الحجر:15:1-2)

''جس دن آرزو کریں گے انکار کرنے والے کہ کاش وہ ماننے والے ہوتے۔انہیں چھوڑ دو یہ کھالیں اور وقتی فائدے اٹھالیں اور لمبی امیدیں انہیں دنیا میں مشغول کیئے رکھیں،عنقریب انہیں انجام معلوم ہو جائے گا۔''

(۳)۔رسولوں (علیہم السلام) کی بجائے دیگر لوگوں کو معیارِ دین بنانے پر حسرت! انسان اس دن شدید حسرت وافسوس کرے گا کہ کاش میں رسول ﷺ کو رہبر ورہنما اور معیار بنانا۔

﴿وَیَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِیْلًا ○ یٰوَیْلَتٰی لَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا ○ لَقَدْ اَضَلَّنِیْ عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِیْ وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ○ وَقَالَ الرَّسُوْلُ یٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِی اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ○﴾ (فرقان:25:27-30)

''جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبا چبا کر کھائے گا تو وہ کہے گا کہ ہائے کاش میں رسول کے ساتھ راستہ پکڑتا۔ہائے کاش میں فلاں کو دوست نہ بناتا۔(اس غلط دوستی) نے مجھے پھسلا دیا جبکہ میرے پاس نصیحت آ گئی تھی اور شیطان تو انسان کا ساتھ چھوڑ دینے والا ہے۔اور رسول شکایت کریں گے کہ اے میرے رب، یقیناً میری قوم نے قرآن کو پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا تھا(یعنی اسکی تعلیمات کو نظر انداز کر دیا تھا)۔''

یہ بہت تفصیل طلب آیت ہے جس کی زَد میں ہر وہ شخص آ جائے گا جس نے بُری سنگت بنائی، اپنے لیڈرز، سردار، مذہبی پیشواؤں کی اندھا دھند پیروی میں قرآن و سنت کو اپنے اپنے فرقے،مسالک اور اکابرین کے نیچے کیا۔آج تو لوگ بات سننے کیلیئے آمادہ نہیں،لیکن بروز قیامت انکی صورت حال کی نقشہ کشی مذکورہ آیت میں کھول کر بیان کر دی گئی ہے۔

(۴)۔ **انفاق سے محرومی پر حسرت!** انفاق فی سبیل اللہ سے محروم شخص یوں حسرت کرے گا:

﴿ وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَيَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِىۡۤ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيۡبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ○ وَلَنۡ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ○ ﴾ (منافقون:63:10-11)

''اور خرچ کرلو (ہماری راہ میں) اس میں سے جو کچھ ہم نے تمھیں دے رکھا ہے، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کی موت کا وقت آجائے تو کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار! تو مجھے تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دے دیتا کہ میں صدقہ کروں اور نیک لوگوں میں شامل ہو جاؤں۔''

یہ بے اثبات زندگی کسی وقت بھی ساتھ چھوڑ سکتی ہے۔ یہ جاری سانس کسی وقت بھی رک سکتے ہیں اسلئے موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں حسب توفیق خرچ کرتے جائیں۔

(۵)۔ **قرآن مجید کو ضابطہ حیات نہ بنانے پر حسرت!** قرآن کے حقائق سے بے بہرہ شخص کی حسرت وافسوس کا عالم کچھ یوں ہوگا:

''اور (اے لوگو!) پیروی کرو اُس بہترین شے (قرآنِ حکیم) کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے اُتاری گئی ہے۔ اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔ (ایسا نہ ہو کہ) پھر تم کہنے لگو کہ ہائے افسوس! اُس غفلت پر جو میں نے اللہ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اُڑانے والوں میں ہی رہا۔ یا کہنے لگے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں شامل ہو جاتا۔ یا (قیامت کے دن) عذاب کو دیکھ کر کہنے لگے اے کاش! کسی طرح مجھے (دنیا میں) دوبارہ بھیج دیا جائے تو میں بھی نیک لوگوں میں شامل ہوسکوں۔ (اللہ فرمائے گا:) ہاں ہاں! بے شک تیرے پاس میری آیات (قرآن) پہنچ چکی تھیں جنھیں تو نے جھٹلایا اور غرور و تکبر کیا اور تو اِنکار والوں میں ہی رہا۔'' (زمر:39:55-59)

(۶)۔ **ظلم وزیادتی پر حسرت!** ظلم وزیادتی کی راہ پر شدید ترین حسرت وافسوس کا منظر:

﴿يَوۡمَ تَكُوۡنُ السَّمَآءُ كَالۡمُهۡلِ ۝ وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ ۝ وَلَا يَسۡـَٔلُ حَمِيۡمٌ حَمِيۡمًا ۝ يُّبَصَّرُوۡنَهُمۡ يَوَدُّ الۡمُجۡرِمُ لَوۡ يَفۡتَدِىۡ مِنۡ عَذَابِ يَوۡمِئِذٍۢ بِبَنِيۡهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيۡهِ ۝ وَفَصِيۡلَتِهِ الَّتِىۡ تُـْٔوِيۡهِ ۝ وَمَنۡ فِى الۡاَرۡضِ جَمِيۡعًا ثُمَّ يُنۡجِيۡهِ ۝ كَلَّا اِنَّهَا لَظٰى ۝ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۝ تَدۡعُوۡا مَنۡ اَدۡبَرَ وَتَوَلّٰى ۝﴾

(المعارج:8-16)

''جس دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی طرح ہو جائے گا، اور پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح اور کوئی دوست کسی دوست کو نہ پوچھے گا حالانکہ ایک دوسرے کو دکھا دیے جائیں گے۔ خواہش کرے گا مجرم کاش وہ فدیے میں دے سکے اس دن کے عذاب سے بچنے کیلئے اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو اور اپنے خاندان جو اسے پناہ دینے والا تھا، اور روئے زمین کے سب انسانوں کو پھر یہ نجات دلا سکے اپنے آپ کو۔ ہر گز نہیں یقیناً وہ شعلہ والی آگ ہے جو چاٹ جائے گی گوشت پوشت کو۔ بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا (حق یعنی قرآن سے)۔''

(۷)۔ <u>اعمال نامہ ملنے پر حسرت:</u> بروز قیامت جس خوش نصیب کو اسکا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دے دیا گیا، وہ تو مراد کو پا گیا، اسکے تو وارے نیارے ہو گئے، وہ تو دوڑتا پھرتا ہر ایک کو عظیم ترین کامیابی کی نوید سناتا پھرے گا:

﴿فَاَمَّا مَنۡ اُوۡتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيۡنِهٖۙ فَيَقُوۡلُ هَآؤُمُ اقۡرَءُوۡا كِتٰبِيَهۡ ۝﴾

(الحاقہ:69: آیت:19)

''سو جس کو دیا جائے گا اسکا نامہ اعمال اسکے داہنے ہاتھ میں، تو وہ کہے گا آؤ دیکھو اور پڑھو میرا اعمال نامہ......''

لیکن وہ بدنصیب جسے حسابِ کتاب بائیں ہاتھ میں دیا گیا، اسکی حسرت وافسوس کا کیا عالم ہوگا، ملاحظہ کیجئے:

﴿وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ کِتٰبِیَهْ o وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ o یٰلَیْتَهَا کَانَتِ الْقَاضِیَةَ o مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ o هَلَکَ عَنِّیْ سُلْطٰنِیَهْ o خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ o ثُمَّ الْجَحِیْمَ صَلُّوْهُ o﴾ (الحاقہ :69: آیت:25-31)

''اور جس کو دیا جائے گا اسکا اعمال نامہ اسکے بائیں ہاتھ میں، سو وہ کہے گا کہ کاش نہ دیا جاتا مجھے میرا اعمال نامہ۔ اور نہ جانتا میں کہ کیا ہے میرا حساب کتاب۔ کاش موت میرا (ہمشیہ کیلئے) کام تمام کر دیتی۔ (آج تو) میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ جاتا رہا مجھ سے میرا اقتدار۔ حکم ہوگا اسے پکڑلو اور طوق پہنادو، پھر جھونک دو اسے جہنم میں.....''

ابھی وقت ہے، اس ہلاکت کے پیش خیمے سے قبل جلد از جلد تبدیلی کا فیصلہ کر کے اس ابدی ہلاکت سے اپنے آپ کو بچالیں۔!

سب سمجھ لگ جائے گی!

آج تو لوگ بات نہیں سنتے لیکن بروز قیامت سب سمجھ آجائے گی:

﴿ وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍم بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَکَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰی لَهُ الذِّکْرٰی o یَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ قَدَّمْتُ لِحَیَاتِیْo﴾ (الفجر:23-24)

''اور جس دن جہنم سامنے لائی جائے گی، اس دن انسان کو سب سمجھ آجائے گی، لیکن اُس وقت سمجھنے کا کیا فائدہ؟ اُس دن انسان کہے گا کاش میں نے اِس زندگی کیلئے کچھ آگے بھیجا ہوتا۔''

اب پچھتائے کیا ہات .... جب چڑیاں چگ گئیں کھیت!

ابھی وقت ہے مہلت کی قدر کر لیں۔ اس شدید پریشانی سے بچنے کیلئے فوراً اُٹھیں، توبہ کریں اور ہر دن کو آخری دن سمجھ کر گزاریں۔ دین سیکھنے، قرآن فہمی کیلئے وقت نکالیں۔ توحید، رسالت، عبادات، اخلاقیات و معاملات کو سمجھیں اور عمل پیرا ہو جائیں۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے:

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی　　گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹا دی

گھڑی کی ٹک ٹک ہمارے زندگی کے لمحات مسلسل کم ہونے کا اعلان کر رہی ہے۔گزرتے ہوئے لمحات ہمیں متنبہ کررہے ہیں کہ ہوشیار ہو جاؤ زمانہ بڑی تیزی سے گزرتا جارہا ہے۔دل کی ہر دھڑکن کے ساتھ ہم اپنی موت کے قریب تر ہوتے جارہے ہیں........یہ زمانہ جو ہماری اصل متاع ہے۔۔اسی میں کچھ بنانا ہے اور یہ مہلت بہت تیزی سے گزرتی جارہی ہے۔جیسے برف پگھلتی جاتی ہے۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں مجھے ''والعصر'' کا مفہوم اس وقت سمجھ آیا جب شام کے وقت بازار بند ہونے جارہا تھا اور برف بیچنے والا چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا لوگو مجھ سے برف خرید لو۔جلدی کرو کیونکہ میری برف پگھلتی جارہی ہے۔انسان کی زندگی کی مثال اس برف کے تاجر کی سی ہے۔ہر لمحہ برف پگھل رہی ہے یعنی انسان کا اصل سرمایہ ہاتھ سے نکلتا جارہا ہے۔برف پگھل گئی تو اصل زر گیا۔برف کا تودا کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اس نے بالآخر پگھل کر ختم ہو جانا ہے۔مسلسل گزرتے ہوئے لمحات ہماری زندگی کو کھا رہے ہیں۔زندگی خواہ کتنی ہی طویل کیوں نہ اس نے بالآخر ختم ہو جانا ہے۔

۞۞۞۞۞

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل (حصہ اول، دوم)
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت واصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ وتقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	متاعِ غرور کی حقیقت (کچھ سبق ڈینگی بخار سے)	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	صحبت وماحول کا جادو
27	غایتِ صلوٰۃ (نماز کا مقصد)	28	تقویٰ کے مقابلے میں مال واسباب کا دھوکہ
29	کامیاب خوددار دنیاوی زندگی کا راستہ	30	شکرانِ نعمت
31	دین میں نئے امور داخل کرنے کا حکم	32	

﴿آئیں دنیا وآخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔